احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

خطبہ نمبر 36

منگل 4 ستمبر 2007ء

روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 4 ستمبر 2007ء 21 شعبان 1428 ہجری 4 ظہور 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 201

شعائر اللہ کی تعظیم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

(الحج:33)

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد حقوق العباد، ذکر الٰہی، تقویٰ اور اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی طرف توجہ

ہر احمدی کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے پس تمہارے قول و فعل میں تضاد نہ ہو

تکبر سے بچو، دل کے مسکین بن جاؤ، بنی نوع کی ہمدردی کرو اور دعائیں کرو تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31۔ اگست 2007ء بمقام منہائیم جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31۔ اگست 2007ء کو منہائیم جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اس کی رضا کے حصول کیلئے اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی اور اخلاق کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور نے اس خطبہ کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ جرمنی کا افتتاح بھی فرمادیا حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اس خطبہ کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے یہ ایک بہت بڑا انعام ہے جو حضرت مسیح موعود کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا کہ سال میں ایک دفعہ جمع کر کے ہمیں اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی کے سامان بہم پہنچائے۔ اس ارادے اور نیت سے یہ دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اخلاق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ ہر قسم کی لغویات سے اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس جلسہ کا بنیادی مقصد اصلاح خلق ہے۔ پس اس جلسے میں شامل ہونے والے ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود کے جلسے کے انعقاد کے اس مقصد کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل ہے، اس وقت آپ کی بیعت کے مقصد کو پورا کرنے والا ہوگا جب اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھائے گا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ پس حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ خدا کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا کو فراموش نہیں کرتے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہر احمدی کا مطمح نظر ہو۔ جہاں زبان ذکر الٰہی کر رہی ہو وہاں دل کی یہ حالت ہو کہ میں ہر اس عمل کو بجالانے والا بنوں جس کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ہر اس عمل سے بچنے والا بنوں جس کے نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے اور اسی حالت کے پیدا کرنے کیلئے سال میں ایک دفعہ چند دن کیلئے ہمیں حضرت مسیح موعود نے اس جلسے کیلئے بلایا ہے۔ پس ان دنوں میں خوب دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑیں اور ذکر الٰہی پر زور دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسے کے اغراض و مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا کہ اس سے آپس میں تودد تعارف بڑھے۔ تو جب نئے تعلقات کو فروغ دیا جائے گا اور ایک دوسرے سے محبت بڑھانے کے سامان کئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے پرانے تعلقات میں پہلے سے بڑھ کر بہتری پیدا کرنے کی کوشش ہوگی اور اگر کسی وجہ سے رنجشیں پیدا ہو چکی ہیں تو انہیں دور کرنے کی طرف کوشش ہوگی اور اس طرح آنحضرتؐ کے حکم پر عمل کرنے والے بنیں گے کہ ایک مومن سے دوسرے مومن کو اس کی زبان اور ہاتھ سے کبھی تکلیف نہیں پہنچتی اور نہ پہنچنی چاہئے۔ عہدیداران اور جلسے کے دنوں میں ڈیوٹی دینے والے بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ اخلاق کے اعلیٰ معیار سب سے زیادہ ان سے ظاہر ہونے چاہئیں اور برداشت کا پہلو بھی ان میں زیادہ ہونا چاہئے۔ اگر عہدیدار اپنے آپ کو خادم سمجھیں اور افراد جماعت اپنے عہدیداران کو نظام جماعت چلانے کیلئے خلیفہ وقت کا مقرر کردہ کارکن سمجھیں تو یہ تعلقات ہمیشہ محبت اور پیار کے تعلق کی صورت میں رہیں گے جو کہ خلیفہ وقت کے تابع ہو کر دنیا میں امن و سلامتی کا حقیقی پیغام دینے والے ہوں گے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ تم دل کے مسکین بن جاؤ، بنی نوع کی ہمدردی کرو، نمازوں میں بہت دعائیں کرو تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ فرمایا کہ یاد رکھیں کہ ہر احمدی کے چہرے کے پیچھے آج احمدیت کا چہرہ ہے پس تمہارے قول و عمل میں تضاد نہ ہو۔ تمہارے ہر عمل کو خدا دیکھ رہا ہے۔ خدا کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کے آگے جھکو اور اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرو اور یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت تمہیں تبھی فائدہ دے گی جب ہر حالت میں تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کو ہمارے حق میں پورا فرمائے۔ اے اللہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ان فضلوں اور انعاموں کا وارث بنا جن کا تو نے حضرت مسیح موعود سے وعدہ فرمایا ہے۔ آمین

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلباء کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری/سیکنڈری 6 تا 8 ہزار روپے سالانہ۔
2۔ کالج لیول 12 تا 15 ہزار روپے سالانہ۔
3۔ بی ایس سی، ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ روپے تک۔

سینکڑوں طلباء جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ,,امداد طلباء،، میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

خطبہ جمعہ

نوع انسان سے ہمدردی بہت بڑی عبادت اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آ سکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا

حقوق العباد کی ادائیگی کی بابت نویں شرط بیعت کے حوالے سے پر معارف مضمون

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 12 ستمبر 2003ء مطابق 12 تبوک 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے فرمایا کہ .... کی تعلیم ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جس نے انسانی زندگی کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں چھوڑا جس سے یہ احساس ہو کہ اس تعلیم میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں کا تقاضا ہے کہ اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی اس تعلیم کو اپنا کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، اپنے اوپر لاگو کریں۔ اور ہم پر تو اور بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام اور اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور شامل ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کرنے اور حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے ہمیں مختلف رشتوں اور تعلقوں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے اور اسی اہمیت کی وجہ سے ہی حضرت اقدس مسیح موعود نے شرائط بیعت کی نویں شرط میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا ذکر فرمایا ہے۔ تو یہ جو شرائط بیعت کا سلسلہ ہے اسی سلسلے کی آج نویں شرط کے بارہ میں کچھ کہوں گا۔

نویں شرط یہ ہے ’’کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا‘‘۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) (النساء :37)۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، اپنے جاننے والوں، ہمسایوں سے حسن سلوک کرو، ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو ان کی مدد کرو، ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے، تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں ہے جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے، اگر ان کو تمہارے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔ اس سے .... کا ایک حسین معاشرہ قائم ہو گا۔ ہمدردی خلق اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا وصف اور خوبی اپنے اندر پیدا کر لوگے اور اس خیال سے کر لوگے کہ نیکی سے بڑھ کر احسان کے زمرے میں آتی ہے اور احسان تو اس نیت سے نہیں کیا جاتا کہ مجھے اس کا کوئی بدلہ ملے گا۔ احسان تو انسان خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے۔ تو پھر ایسا حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا جس میں نہ خاوند بیوی کا جھگڑا ہو گا، نہ ساس بہو کا جھگڑا ہو گا، نہ بھائی بھائی کا جھگڑا ہو گا، نہ ہمسائے کا ہمسائے سے کوئی جھگڑا ہو گا، ہر فریق دوسرے فریق کے ساتھ احسان کا سلوک کر رہا ہو گا اور اس کے حقوق اسی جذبہ سے ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہو گا۔ اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے، اس پر عمل کر رہا ہو گا۔ آج کل کے معاشرہ میں تو اس کی اور بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگر یہ باتیں نہیں کرو گے، فرمایا: پھر متکبر کہلاؤ گے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا۔ تکبر ایک ایسی بیماری ہے جس سے تمام فسادوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ .... شرط میں اس بارہ میں تفصیل سے پہلے ہی ذکر آ چکا ہے اس لئے یہاں تکبر کے بارہ میں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں۔ خلاصتہً یہ ہے کہ ہمدردیٔ خلق کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں پسندیدہ بنو اور دونوں جہانوں کی فلاح حاصل کرو۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) (سورۃ الدھر :9)۔ اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔

اس کا ایک تو یہ مطلب ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کو اپنی ضروریات ہوتی ہیں وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ضرورت مندوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں، آپ بھوکے رہتے ہیں اور ان کو کھلاتے ہیں۔ تھڑدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے کہ جو دے رہے ہیں وہ اس کو جس کو دیا جا رہا ہے اس کی ضرورت بھی پوری نہ کر سکے، اس کی بھوک بھی نہ مٹا سکے۔ بلکہ جس حد تک ممکن ہو مدد کرتے ہیں اور یہ سب کچھ نیکی کمانے کے لئے کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ کسی قسم کا احسان جتانے کے لئے نہیں کرتے۔ اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ وہ چیز دیتے ہیں جس کی ان کو ضرورت ہے یعنی اس دینے والے کو جس کی ضرورت ہے جس کو خود اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ ذہن میں رکھتے ہیں کہ اللہ کی خاطر وہی دو جس کو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ یہ نہیں کہ جس طرح بعض لوگ اپنے کسی ضرورت مند بھائی کی مدد کرتے ہیں تو احسان جتا کے کر رہے ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض تو ایسی عجیب فطرت کے ہیں کہ تحفے بھی اگر دیتے ہیں تو اپنی استعمال شدہ چیزوں میں سے دیتے ہیں یا پہنے ہوئے کپڑوں کے دیتے

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ہیں۔تو ایسے لوگوں کو اپنے بھائیوں، بہنوں کی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔بہتر ہے کہ اگر توفیق نہیں ہے تو تحفہ نہ دیں یا یہ بتا کر دیں کہ یہ میری استعمال شدہ چیز ہے اگر پسند کرو تو دوں۔پھر بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے اچھے کپڑے دینا چاہتے ہیں جو ہم نے ایک آدھ دن پہنے ہوئے ہیں۔اور پھر چھوٹے ہوگئے یا کسی وجہ سے استعمال نہیں کر سکے۔تو اس کے بارہ میں واضح ہو کہ چاہے ایسی چیزیں ذیلی تنظیموں، لجنہ وغیرہ کے ذریعہ یا خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہی دی جارہی ہوں یا انفرادی طور پر دی جارہی ہوں تو ان ذیلی تنظیموں کو بھی یہی کہا جاتا ہے کہ اگر ایسے لوگ چیزیں دیں تو غریبوں کی عزت کا خیال رکھیں اور اس طرح، اس شکل میں دیں کہ اگر وہ چیز دینے کے قابل ہے تو دی جائے۔یہ نہیں کہ ایسی اترن جو بالکل ہی ناقابل استعمال ہو وہ دی جائے۔داغ لگے ہوں، پسینے کی بو آرہی ہو کپڑوں میں سے۔تو غریب کی بھی ایک عزت ہے اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔اور ایسے کپڑے اگر دئے جائیں تو صاف کروا کر، دھلا کر، ٹھیک کروا کر، پھر دئے جائیں۔اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہماری ذیلی تنظیمیں بھی، لجنہ وغیرہ بھی دیتی ہیں کپڑے تو جن لوگوں کو یہ چیزیں دینی ہوں ان پر یہ واضح کیا جانا چاہئے کہ یہ استعمال شدہ چیزیں ہیں تاکہ جو لے اپنی خوشی سے لے۔ہر ایک کی عزت نفس ہے، میں نے جیسے پہلے بھی عرض کیا ہے اس کا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے اور بہت خیال رکھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''..........یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ) ....۔پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے (۔) (الدھر :9) وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔اب دیکھ لو کہ ....کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز .... کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشا ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔میں جماعت کو ابھی اس بچہ کی طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کر دے گا۔اس لئے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 218-219 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود کی قوت قدسی سے اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے بہت سی بیماریاں جن کا آپ کو اس وقت فکر تھا جماعت میں ختم ہوگئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑا حصہ ان سے بالکل پاک تھا اور ہے لیکن جوں جوں ہم اس وقت، اس زمانے سے دور ہٹتے جارہے ہیں، معاشرے کی بعض برائیوں کے ساتھ شیطان حملے کرتا رہتا ہے اس لئے جس فکر کا اظہار حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے آپ کی تعلیم کے مطابق ہی کوشش، تدبیر اور دعا سے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت کو ہمیشہ کامل رکھے۔اس میں اس بارہ میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔اس پر ابن آدم کہے گا۔اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو تو رب العالمین ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم میرے حضور اس کا اجر پاتے۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی سارے جہانوں کا رب ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا۔مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا اجر میرے حضور پاتے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض)

پھر روایت ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہے۔پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔** (مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

پھر ایک روایت آتی ہے حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ....کے دوسرے ....پر چھ حق ہیں۔نمبر 1۔ جب وہ اسے ملے تو اسے السلام علیکم کہے۔نمبر 2: جب وہ چھینک مارے تو یرحمک اللہ کہے۔نمبر 3: جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔

اور بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بڑی اچھی عادت ہوتی ہے کہ خود جا کر خیال رکھتے ہوئے ہسپتالوں میں جاتے ہیں اور مریضوں کی عیادت کرتے ہیں خواہ واقف ہوں یا نہ واقف ہوں۔ان کے لئے پھل لے جاتے ہیں، پھول لے جاتے ہیں۔تو یہ طریقہ بڑا اچھا ہے خدمت خلق کا۔

نمبر 4: جب وہ اس کو بلائے تو اس کی بات کا جواب دے۔نمبر 5: جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازہ پر آئے۔اور نمبر 6: اور اس کے لئے وہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔اور اس کی غیر حاضری میں بھی وہ اس کی خیر خواہی کرے۔

(سنن دارمی، کتاب الاستیذان، باب فی حق المسلم علی المسلم)

پھر روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے (اور) آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ ....اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔اس کی تحقیر نہیں کرتا۔اس کو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا۔آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے، پھر فرمایا: انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے .... بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر ....کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے ....پر حرام اور اس کے لئے واجب الاحترام ہے۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ)

پھر روایت آتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی .... کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔ جس نے کسی .... کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار رہو۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور اس کے درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپے رکھتی ہے، فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ اپنے مقربین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ جو شخص عمل میں سست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز نہیں بنا سکتا۔ یعنی وہ خاندانی بل بوتے پر جنت میں نہیں جا سکے گا۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)

تو اس میں شروع میں جو بیان کیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ لوگوں کے حقوق کا خیال اور یہ کہ تم اپنے بھائیوں کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو دور کرو اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی شفقت کا سلوک تم سے کرے گا اور تمہاری بے چینیوں اور تکلیفوں کو دور کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر یہ احسان ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں ڈھانپ لے تو بے چین، تکلیف زدہ اور تنگدستوں کو جس حد تک تم آرام پہنچا سکتے ہو، آرام پہنچاؤ تو اللہ تعالیٰ تم سے شفقت کا سلوک کرے گا۔ اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کرو، ان کی غلطی کو پکڑ کر اس کا اعلان نہ کرتے پھرو۔ پتہ نہیں تم میں کتنی کمزوریاں ہیں اور عیب ہیں جن کا حساب روز آخر دینا ہوگا۔ تو اگر اس دنیا میں تم نے اپنے بھائیوں کی عیب پوشی کی ہوگی، ان کی غلطیوں کو دیکھ کر اس کا چرچا کرنے کی بجائے اس کا ہمدرد بن کر اس کو سمجھانے کی کوشش کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ تم سے بھی پردہ پوشی کا سلوک کرے گا۔ تو یہ حقوق العباد ہیں جن کو تم ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

پھر حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی۔ اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 235)

پھر روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے، وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔ قیامت نزدیک ہے تمہیں ان تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔''

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 165)

پھر فرماتے ہیں: ''یاد رکھو حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حق اللہ دوسرے حق العباد۔ حق اللہ میں بھی امراء کو وقت پیش آتی ہے اور تکبر اور خود پسندی ان کو محروم کر دیتی ہے مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔ ان کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے اور اس طرح پر وہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ (۔) تو دراصل بیت المساکین ہوتی ہیں۔ اور وہ ان میں جانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں اور اسی طرح وہ حق العباد میں خاص خاص خدمتوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ غریب آدمی تو ہر ایک قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ پاؤں دبا سکتا ہے۔ پانی لاسکتا ہے۔ کپڑے لا سکتا ہے۔ کپڑے دھو سکتا ہے یہاں تک کہ اس کو اگر نجاست پھینکنے کا موقعہ ملے تو اس میں بھی اسے دریغ نہیں ہوتا، لیکن امراء ایسے کاموں میں ننگ و عار سمجھتے ہیں اور اس طرح پر اس سے محروم رہتے ہیں۔ غرض امارت بھی بہت سی نیکیوں کے حاصل کرنے سے روک دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ مساکین پانچ سو برس اول جنت میں جائیں گے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 368 جدید ایڈیشن)

فرماتے ہیں: ''**پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے۔ جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے۔**''۔

فرمایا: ''یاد رکھو کہ ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں''۔

فرماتے ہیں: ''غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 448۔ جدید ایڈیشن)

آپ فرماتے ہیں: ''قرآن شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں۔ میں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (سورۃ النساء: 37) تم خدا کی پرستش کرو اور اس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور ان سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آ گئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ

لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔''

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 208-209)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس بارہ میں فرماتے ہیں: منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ (۔) (الدھر :11) کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔ عبوس تنگی کو کہتے ہیں اور قمطریر درازیعنی لمبے کو۔ یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خداتعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دے دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے (۔) (الدھر :12) خداتعالیٰ اس دن کے شر سے بچالیتا ہے اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو کہ آج کل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔ خداتعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں ابدالاباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں۔ آمین

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 290-291)

تو یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہو سکتی ہے کرتے ہیں، انفرادی طور پر اور جماعتی طور پر بھی۔ تو احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہے بھوک مٹانے کے لئے، غریبوں کے علاج کے لئے، تعلیمی امداد کے لئے، غریبوں کی شادیوں کے لئے، جماعتی نظام کے تحت مدد میں شامل ہو کر بھی عہد بیعت کو نبھاتے بھی ہیں اور نبھانا چاہئے بھی۔ اللہ کرے ہم کبھی ان قوموں اور حکومتوں کی طرح نہ ہوں جو اپنی زائد پیداوار ضائع تو کر دیتی ہیں لیکن دکھی انسانیت کے لئے صرف اس لئے خرچ نہیں کرتیں کہ ان سے ان کے سیاسی مقاصد اور مفادات وابستہ نہیں ہوتے یا وہ مکمل طور پر ان کی ہر بات ماننے اور ان کی Dictation لینے پر تیار نہیں ہوتے۔ اور سزا کے طور پر ان قوموں کو بھوکا اور ننگا رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجالا رہے ہیں۔ لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آسکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

بنی نوع انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور حمایت پر نصیحت کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار، میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 82-83 جدید ایڈیشن)

فرماتے ہیں: ''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔......... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

پھر فرمایا: ''لوگ تمہیں دکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے۔ مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں۔ جوش نفس سے دل دکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے''۔

آپ مزید فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خداتعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔'' (ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 8-9)

فرمایا: ''ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز وگداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خداتعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل وقال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے، اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 181۔ فرمودہ 23/ مارچ 1903ء)

فرمایا: ''میں پھر کہتا ہوں کہ جو لوگ نافع الناس ہیں اور ایمان، صدق و وفا میں کامل ہیں، وہ یقیناً بچا لئے جائیں گے۔ پس تم اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کرو''۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 184۔ جدید ایڈیشن)

فرمایا: ''تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔............ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12 تا 13)

فرمایا: ''دراصل خداتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خداتعالیٰ

اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215 تا 216 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور آپ سے جو عہد بیعت ہم نے باندھا ہے اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں میں جماعت احمدیہ جرمنی میں کام کرنے والے کارکنان کے بارہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جرمنی میں خطبہ کے دوران میں کسی وجہ سے کہہ نہیں سکا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام کارکنان اور کارکنات نے انتہائی جوش اور جذبے سے مہمانوں کی خدمت کی ہے۔ اور جلسے کے ابتدائی انتظامات میں بھی اور آخر میں بھی جب کہ کام سمیٹنا ہوتا ہے اور کافی مشکل کام ہوتا ہے یہ بھی۔ بڑی محنت سے وقت کے اندر بلکہ وقت سے پہلے تمام علاقے کو صاف کر کے متعلقہ انتظامیہ کے سپرد کر دیا اور الحمدللہ کہ جہاں جہاں بھی جلسے ہوئے یہی نظارے دیکھنے میں نظر آ رہے ہیں اور سب سے زیادہ خوشکن بات جو مجھے لگی اس جلسہ میں وہ یہ تھی کہ اس سال لجنہ کی، خواتین کی حاضری مردوں سے زیادہ تھی اور کم وبیش دو ہزار عورتیں مردوں کی نسبت تعداد میں زیادہ تھیں تو اس سے یہ تسلی بھی ہوئی کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلیں بھی خلافت اور جماعت سے محبت اور وفا کا تعلق لے کر پروان چڑھیں گی۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداران، کارکنان اور شاملین جلسہ کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور خلافت سے وفا اور تعلق کا تعلق بڑھاتا رہے اور اپنی جناب سے ان کو اجر دے۔

اسی طرح فرانس کا جلسہ بھی اپنے لحاظ سے الحمدللہ بہت کامیاب تھا۔ یہاں کے کارکنان بھی شکریہ کے مستحق ہیں اور یہاں کے جلسے کی جو سب سے بڑی خوبی تھی وہ یہ ہے کہ یہاں کافی بڑی تعداد ایسی ہے جو غیر پاکستانی احمدیوں کی ہے جن میں افریقہ، الجیریا، مراکو، فلپائن وغیرہ کے لوگ شامل ہیں اور سب نے اسی جوش وجذبہ سے ڈیوٹیاں ادا کی ہیں اور بڑی خوش اسلوبی سے ادا کی ہیں اور اس طرح ادا کرتے رہے جس طرح بڑے پرانے اور ایک عرصہ سے تربیت یافتہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان واخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ ان لوگوں کی بھی خلافت اور جماعت سے محبت ناقابل بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا رہے اور ثبات قدم عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کے دوران دس سعید روحوں کو جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ثابت قدم رکھے۔ احباب جماعت ان دونوں جگہوں یعنی جرمنی اور فرانس کی جماعتوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور ہم سب کو بھی عہد بیعت نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 نومبر 2003ء)

سید مسعود بخاری صاحب

کچھ یادیں، کچھ باتیں

مختصر تذکرہ حضرت حافظ سید مختار احمد شاہجہانپوری

راقم سندھ گورنمنٹ کراچی میں ملازم تھا۔ 1955ء میں صوبہ جات کو توڑ کر ایک صوبہ ون یونٹ میں ضم کر دیا گیا اور اس کا نام ''ویسٹ پاکستان گورنمنٹ'' رکھا گیا۔ ہیڈ کوارٹر لاہور قرار پایا۔

لاہور جا کر کسی مرد صالح سے ملاقات کرنے کی تلاش میں پتہ لگا کہ جودھامل بلڈنگ لاہور میں حضرت حافظ سید مختار احمد شاہجہانپوری سے کسی بھی وقت ملاقات کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ یہ شرف حاصل کر لیا۔

سرکاری کام کے سلسلہ میں چار ہفتہ کے لئے کراچی جانا ہوا تو ہر ہفتہ حافظ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کے معمول میں فرق پڑا۔ بہرحال چار ہفتہ بعد حاضر خدمت ہوا تو فرمایا۔ ''چار ہفتہ کے بعد آئے ہو''۔ یہ سن کر سناٹے میں رہ گیا کیونکہ حافظ صاحب کی خدمت میں احباب کثرت سے حاضر ہوتے تھے۔ اس کے بعد میں محتاط ہو گیا۔

میرے نانا جان سید احمد حسن (مرحوم) اور ماموں جان سید محمد یوسف عاکف (مرحوم) دونوں نے حضرت مسیح موعود کی دہلی آمد پر دستی بیعت کی تھی۔ وہ گڑھی پختہ ضلع مظفر نگر یوپی کے رہائشی تھے۔ ایک دن اثنائے گفتگو نانا جان کا نام لے کر ذکر کیا۔ حافظ صاحب گاؤ تکیہ پر سہارا لے کر بیٹھے تھے۔ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا منشی احمد حسن، میں نے اثبات میں جواب دیا تو ان کا ذکر کرتے رہے اور یہ بات بتائی کہ کسی معاند نے حافظ صاحب کی وفات کی (بے پر کی) خبر اڑا دی۔ یہ بات جب نانا جان کے کان میں پڑی تو دونوں باپ بیٹوں نے تعزیت کا خط لکھا مگر ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا کہ خدا کرے یہ غلط ہو اور آپ بخیریت ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم منشی احمد حسن سے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام سنا کرتے تھے۔

کسی چیز کی بابت پوری تفصیل نہ ہونے پر کیا حالت ہوتی ہے اس بارہ میں حافظ صاحب نے سنایا کہ کسی گاؤں کا لال بجھکڑ سفر پر گاؤں سے باہر گیا راستہ میں اس نے ہاتھی دیکھا تو اپنی یادداشت کی کتاب میں ہاتھی لکھ دیا۔ ایک جگہ پہلی بار امرود دیکھے اور کھانے کو ملا تو ہاتھی کے بعد امرود بھی لکھ لیا۔ خیر سفر سے واپس آ کر گاؤں میں رہنے لگے۔ کرنا خدا کا کیا ہوا کہ ایک دن ادھر سے ہاتھی گزرا۔ لوگوں نے لال بجھکڑ کو بلایا تو شان بے نیازی سے کہنے لگے یہ ہاتھی ہے مگر پھر اپنی کتاب کھول کر دیکھی اور کہنے لگے نہیں نہیں اس کا نام امرود ہے۔ میرے عرض کرنے پر کہ سندھ میں امرود کو جام کہتے ہیں۔ فرمایا لو آج یہ نئی بات سنی۔

سندھ کے تذکرے پر فرمایا کہ ایک ہندو سندھی نوجوان آیا کرتا تھا اور اپنے گھر والوں سے چھپ چھپ کر نمازیں پڑھا کرتا تھا مگر پاکستان کے قیام کے بعد نظر نہیں آیا۔ پھر فرمایا کہ اس ہندو سندھی نوجوان کے سے خوبرو بہت کم ہوتے ہیں۔

حضرت حافظ صاحب جب لاہور سے ربوہ چلے گئے تو مہینہ دو مہینہ بعد پوسٹ کارڈ لکھ دیتے۔ ملے ہوئے بہت دن ہو گئے ہیں۔ اس پر اولیں فرصت میں ربوہ حاضر خدمت ہو جاتا۔ ایک بار جو یاد دہانی کرائی تو میں چلنے کو تیار تھا مگر برادرم بریگیڈیئر سید ممتاز احمد کا پیغام ملا کہ اپنی بھابی کو لالہ موسیٰ اسٹیشن سے ساتھ لے کر مونا (جہاں پر ان دنوں بھائی تعینات تھے) چھوڑنے آ جاؤ۔ میں نے سوچا حضرت حافظ صاحب کو مونا سے ہو کر ملنے چلا جاؤں گا۔ چنانچہ بھابی کو مونا چھوڑا۔ رات وہاں گزاری اور دوسرے دن صبح اجازت چاہی کہ حافظ صاحب نے یاد فرمایا ہے اس لئے پہلے ربوہ جاؤں گا اور پھر لاہور۔ بھائی نے اجازت دی اور ساتھ شہد کا ایک چھوٹا پیپا کر دیا جس میں قریباً پانچ سیر شہد آتا تھا۔ نیز یہ کہا کہ اپنے سامنے چھتہ تڑوا کر شہد اس میں بھرا ہے۔ ربوہ میں حافظ صاحب کی خدمت میں حاضری دی اور روانگی سے پیشتر دریافت کیا کہ شہد سے کچھ دلچسپی ہے کیا؟ مجھے تو جواب نہیں دیا زور سے آواز دے کر گھر میں سے سید محمد ہاشم بخاری کو بلایا۔ وہ آئے تو کہنے لگے دیکھو یہ کیا کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ شہد کی بابت دریافت کیا تھا۔ ہاشم صاحب ہنس پڑے اور بتایا کہ کل شام حافظ صاحب کہہ رہے تھے شہد ختم ہو گیا ہے۔ حسب فرمائش دو تین بوتلیں شہد کی بھر دیں اور درخواست کی کہ میرے بھائی سید ممتاز احمد صاحب کو دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ شہد انہوں نے ہی دیا تھا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔
''سچائی کو اپنا شیوہ بناؤ''
(مشعل راہ جلد اول صفحہ 405)

ہاں یاد آیا جس ملاقات میں میرے نانا جان سید احمد حسن کا ذکر آیا تھا اس سے اگلی ملاقات میں فرمایا ہاں تم اپنے نانا جان کے ساتھ مجھے ملے تھے۔ یہ واقعہ جلسہ سالانہ 30 یا 31ء کا ہے اور اس کا تازہ تذکرہ 55 تا 56ء میں ہوا تو حافظ صاحب کو یہ پچیس چھبیس سال پرانی بات یاد تھی۔ اس موقع پر حافظ صاحب کی فرمائش پر نانا جان نے حضرت مسیح موعود کا کلام خوش الحانی سے سنایا تھا۔

ایک بار یوپی کے ایک تحصیلدار ربوہ آئے تو حافظ صاحب کو بھی ملے۔ اثنائے گفتگو تحصیلدار نے کہا کہ مرزا صاحب نے اتنی کتب تحریر کر دیں مگر اردو کچھ ایسی ویسی ہی لکھی۔ یہ سن کر حضرت حافظ صاحب نے کہا اس کتابوں کی ڈھیری (جہاں سب کتب حضرت مسیح موعود کی تھیں) میں سے کوئی کتاب نکال لاؤ۔ وہ لے آئے تو ان کو کہا اس کو کسی جگہ سے کھول لو۔ کھول لی تو کہا پڑھو۔ پڑھ چکے تو حافظ صاحب نے کاغذ اور قلم ان کے سامنے رکھ دیا اور کہا اسی مضمون کو اپنی زبان میں لکھ دو۔ تحصیلدار صاحب کچھ کوشش کرتے رہے اور پھر سر پکڑ کر عاجزی کا اظہار کیا۔ حضرت حافظ صاحب نے فرمایا یہ بات کئی بار مختلف لوگوں پر بیت چکی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب تقسیم انعامات

سہ ماہی سوم 07-2006ء

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

۞ مورخہ 30۔اگست 2007ء کو ایوان محمود میں بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے سہ ماہی سوم 07-2006 کی تقریب تقسیم انعامات منعقد کی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تھے تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب مہتمم نے رپورٹ پیش کی۔ شعبہ تعلیم کے تحت اس سہ ماہی میں پانچ آل ربوہ علمی مقابلے ہوئے جس میں 108 خدام شامل ہوئے۔تعلیم القرآن کلاسز 40 حلقہ جات میں ہو رہی ہیں۔ جن سے 1200 سے زائد خدام استفادہ کررہے ہیں۔ چھٹیوں میں ششم تا دہم کے طلباء کیلئے آل ربوہ فری کوچنگ کلاس کا انتظام کیا گیا جس میں 285 طلباء شامل ہوئے۔ضرورت مند طلباء میں مقامی کی طرف سے کتب کے 375 سیٹ اور کاپیوں کے 185 سیٹ مالیتی 1 لاکھ 70 ہزار روپے تقسیم کئے گئے۔حلقہ جات میں بک بینک کی صورت میں 350 سیٹ تقسیم کئے گئے ہیں۔21 خدام کو Job فراہم کرنے میں مدد دی گئی۔میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کو ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک کی گئی اس پروگرام میں 80 طلباء شامل ہوئے جنہوں نے ایک ماہ کام کیا اور کم از کم 600 روپے کمائے۔شعبہ صحت جسمانی کے تحت مجموعی طور پر 15 آل ربوہ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔اس سہ ماہی میں کل 783 وقار عمل ہوئے جن میں مجموعی طور پر 15 ہزار خدام شریک ہوئے۔ اور 922 گھنٹے کام کیا گیا۔اس سہ ماہی میں 224 بوتل عطیہ خون پیش کرنے کی توفیق ملی۔102 مزید خدام نے عطیہ چشم کا وصیت فارم پر کیا۔ سہ ماہی میں کل 120 میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا جس میں 7000 مریضوں کا علاج کیا گیا، حلقہ جات میں 510 ضرورت مند گھرانوں میں 600 کلو آم تقسیم کئے گئے۔اس سہ ماہی میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد کی امداد کی گئی۔ پولیو ڈیز کے مواقع پر خدام ربوہ کی ٹیموں نے پولیو ویکسین بچوں کو پلائی۔ بیرون ربوہ سے آنے والے جنازہ میں خدمات اور خوشی کی تقریبات میں خدمت کی توفیق بھی ملتی رہی۔ رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور خدام کو نصائح فرمائیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

المناک حادثہ

۞ مکرم محمد افتخار احمد صاحب چوہدری ابن مکرم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم سیکرٹری وقف نو ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بھتیجا عزیزم احمد علی ابن برادرم مکرم اشرف علی چوہدری صاحب آف کینیڈا بعمر 17/18 سال جو کہ ماں باپ کا اکلوتا بیٹا اور دو بہنوں کا بھائی تھا۔ مورخہ 25۔اگست کو سکول کے بچوں کے ساتھ بہت اصرار کر کے کسی جھیل پر سیر و تفریح کیلئے چلا گیا۔اسی اثناء میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی جھیل کے پانی میں اتر گئے اور ڈوبنے لگے عزیزم موصوف چونکہ بہت اچھا تیراک تھا۔اس نے فوراً چھلانگ لگا کر لڑکی کو بے ہوشی کی حالت میں نکالا اور جب لڑکے کو پکڑنے کیلئے دوبارہ پانی میں گیا تو لڑکے کو بچاتے ہوئے خود بھی ڈوب گیا۔لڑکے کی نعش تو اسی وقت مل گئی لیکن اس کی نعش 26 گھنٹے بعد ملی۔ مورخہ 29۔اگست کو محترم نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے کینیڈا میں جنازہ پڑھایا اور تدفین پر دعا کروائی۔ یہ صدمہ تمام خاندان کیلئے بے حد تکلیف دہ ہے خاص طور پر والدین اور خصوصاً اس کی والدہ کیلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ تمام لواحقین خصوصاً والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اس قربانی کرنے والے بچے کو اپنی رحمتوں کی جنت عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم پروفیسر محمد رشید طارق صاحب آف لاہور ایک ہفتہ سے بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

۞ مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ سعدیہ منیب صاحبہ کے نکاح کا اعلان 18 جولائی 2007ء کو 80 ہزار روپے حق مہر پر مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بیت المبارک میں ہمراہ مکرم انوار احمد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب ٹنڈو محمد خان کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ مبارک فرمائے۔

ولادت

۞ مکرم نذر محمد صاحب کھوکھر دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ محمد نصر اللہ جان صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 20۔اگست 2007ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی اجازت دیتے ہوئے عطیۃ الرحمٰن نام عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم ارشاد عالم آفتاب صاحب آف رچنا ٹاؤن لاہور حال ربوہ کی نواسی اور مکرم ملک فضل داد صاحب کھوکھر آف گجرات اور مکرم حکیم فیروز دین صاحب مرحوم کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے خادمہ دین، خادمہ خلافت، نافع الناس ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرم عبدالمنان صاحب سائیکل ورکس محلّہ دارالفتوح شرقی ربوہ مورخہ 23 جولائی 2007ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر 55 سال رحلت کر گئے۔آپ کی نماز جنازہ اگلے روز احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں صبح دس بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ملک منیر احمد صاحب صدر محلّہ دارالفتوح شرقی ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ نے اپنی یادگار میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔مرحوم کے جملہ بچے ذہنی طور پر بیمار ہیں۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔نیز ان کے بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ ان کا کفیل ہو اور ان کو جسمانی اور ذہنی تندرستی عطا فرمائے۔آمین

مدراس کا انگریزی اخبار

The Hindu

مدراس کا مشہور انگریزی اخبار 4 ستمبر 1878ء کو دو سکول ماسٹروں اور لاء کالج کے تین طالب علموں نے جاری کیا۔ ابتداء میں یہ ہفتہ وار تھا۔ 1889ء میں روزنامہ ہوا اور پاک و ہند کا مشہور اخبار بن گیا اس کی حکمت عملی متوازن تھی۔خبروں کی تشکیل کا اہتمام نہایت اعلیٰ تھا۔اداریوں میں قومی جھلک نمایاں نظر آتی تھی اس لئے باوقار اخبار مانا گیا۔

1978ء میں اس اخبار نے اپنا صد سالہ جشن منایا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔اگست

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:43
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:32

اشتہارات